امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی جدائی

یاس و حسرت کی فضاء چھائی ہوئی ہے چارسو　　برقِ غم سے مضطرب احساس کا خرمن ہے آج
نالہ اندوہ ہے ہر بانگِ مرغانِ سحر　　نوحہ فریاد ہر آہنگ، جان و تن ہے آج

اکیسویں صدی کا پہلا عشرہ امت مسلمہ کے لئے کتنا بھاری اور جان لیوا ثابت ہو رہا ہے۔ تمام امت مسلمہ کفر کی یلغار کی وجہ سے نیم جاں اور زخم زخم ہو رہی ہے۔ آگے سے اس کے علمی و روحانی رہبر' رہنما' زعماء وعلماء اور اہل فکر ونظر بھی وقتاً فوقتاً آنکھوں سے اوجھل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے عہد زرین کے چند یادگار ٹمٹماتے چراغ اور ہدایت کی مشعلیں بادِ اجل سے اب تک بچی ہوئی تھیں لیکن اس صدی کے پہلے ہی عشرہ میں طوفان اَجل نے کمال برق رفتاری سے ایک ایک کر کے ساری شمعیں اور چراغ حق بجھا دیئے۔

آئے عشاق' گئے وعدہ فردا لے کر　　اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

اسی کہکشاں اور روشنیوں کی ایک شمع حق' آسمانِ علم کے ماہتاب' مسندِ حدیث کے آفتاب' علم تفسیر کے بدر کامل' اور تمام تحریکات اسلامیہ کے ہلال امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر قدس سرہ العزیز گزشتہ دنوں پانچ مئی ۲۰۰۹ء منگل کی رات آدھی شب ہمیشہ کیلئے ہم سے غروب ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم کی جدائی اور بچھڑنے سے جو خلاء پاکستان میں دینی جماعتوں اور علمی حلقوں کے لئے پیدا ہو گیا ہے اس کا نعم البدل شاید صدیوں میں بھی پاکستانی قوم کو نہ ملے۔ ظلمت شب کی اجارہ داری اب تک تو صرف رات کے دامن تک محدود تھی اب آپ جیسے اکابرین کے بچھڑنے سے دن میں بھی رات کا سماں نظر آنے لگا ہے۔

اس شہر بے چراغ میں تنہا دِیا ہوں میں　　کتنی اندھیری رات ہے اور بجھ رہا ہوں میں

سلسلۃ الذھب کا سلسلہ تو پہلے ہی ایک ایک کر کے ٹوٹ گیا تھا چند ایک کڑیاں باقی تھیں سو آج وہ بھی نہ رہیں۔ حضرت مولانا سرفراز صفدر قدس سرہ العزیز جیسی عظیم ہمہ جہت اور ہشت پہلو شخصیت' اخلاق کریمانہ کے پیکر' اتباع سنت کے مجسمہ اور انسانیت کے آئیڈیل' جامع شریعت وطریقت' ایسی صفات سے متصف شخصیت پر قلم اٹھانا اور اس پر مستزاد یہ کہ انکے اوصاف حمیدہ اور خدمات جلیلہ کا احاطہ کرنا اور وہ بھی ایک کمزور و ناتواں طالبعلم کے خام قلم سے یہ یقیناً چھوٹا منہ اور بڑی بات کے مترادف ہوگا۔ بہرحال ادارتی صفحات کی ذمہ داری نبھانے اور ثواب کی نیت سے چند سطریں بطور تبرک نذر قلم ہیں۔　پھر بھر رہا ہوں خامہ مژگاں بخون دل　　سازِ چمن طرازیٔ داماں کئے ہوئے

حضرت اقدسؒ واقعتہً اس زمانے میں امام اہل سنت تھے۔ ساری زندگی جہد مسلسل انتھک محنت درس وتدریس تصنیف و تالیف مطالعہ وکتب بینی اور فکر امت مسلمہ کے سوز وساز اور پیچ وتاب میں گزار دی۔ اکابرین دیوبند کے نقش قدم پر عمر

بھرکار بند رہے اور ان کے مسلک اعتدال کے نعیم داعی رہے۔(موجودہ حالات میں اکابرین دیوبند کا مسلک اعتدال ہی تمام فتنوں اور آزمائشوں کا راستہ روک سکتا ہے۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلک دیوبند کے حضرات اپنے اکابرین کا مسلک اعتدال قوم کے سامنے زور وشور سے سامنے لائیں کہ دیگر مسالک علمائے دیوبند کے خلاف دن رات منفی پروپیگنڈے کرر ہے ہیں۔علمائے دیوبند اور وفاق المدارس کو مل بیٹھ کر اس مسئلہ کا فوری نوٹس لینا چاہیے)

آپ ظاہری نمود ونمائش اور شہرت وسمعت سے کوسوں دور رہے۔عملی سیاست کچھ وقت کے لئے کی تو اس اخلاص کی حد تک اس میں شامل ہوگئے کہ ایک موقعہ پر تنی ہوئی بندوقوں کے سامنے سینہ سپر ہوگئے۔تحریک ختم نبوت' تحریک نظام مصطفیٰ اور اس کے علاوہ تمام دیگر اسلامی تحریکات میں آپ نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔اس کے علاوہ جب بھی دشمنان اسلام کی سازشیں اسلام کے تناور درخت کو نقصان پہنچانے کیلئے اکٹھی ہوئیں تو آپ پوری آب وتاب کے ساتھ ان کا قلع قمع کرنے کیلئے بے چین اور متحرک ہوجاتے۔طویل العمری' بیماریوں اور پیرانہ سالی کے باوجود بستر علالت سے بھی آپ ان کا راستہ روکنے کیلئے کچھ نہ کچھ تدابیر اختیار فرماتے۔ابھی حال ہی میں فوت ہونے سے کچھ دن قبل حضرت والد صاحب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو خصوصی طور پر گکھڑ بلایا اور انہیں سوات میں جاری آگ بجھانے' نظام عدل کے بچانے کیلئے اور خصوصاً صوفی محمد کو سمجھانے کے لئے اہم خصوصی پیغام دیا۔پھر بعد میں جب حضرت والد صاحب مدظلہ (اور احقر) صوفی محمد صاحب کے پاس سوات گئے (اور انہیں آنے والے خطرات سے نہ صرف آگاہ کیا بلکہ نظام عدل کی کامیابی کے سلسلے میں حکمت عملی' نرمی اور علماء سے وقتاً فوقتاً مشاورت کرنے کا بھی مشورہ دیا۔) تو اسی بھی حضرت قدس سرہ العزیز نے صاحبزادوں کے پیغام کے ذریعے بڑی داد وتحسین اور دعائیں فرمائیں۔

اس کے علاوہ تصنیف وتالیف آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔درجنوں وقیع کتابیں نہ الصتا علمی اور تحقیقی موضوعات پر آپ کے معتدل مزاج قلم سے منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوئیں اور حضرت کی اکثر کتابوں کو بے نظیر قبولیت ملی۔درس وتدریس زندگی بھر آپ کا اوڑھنا بچھونا رہا۔اور خصوصاً مسند حدیث کی رونقیں اور لاج تو آپ نے تقریباً پچاس برس تک قائم ودائم رکھی۔قرآن فہمی اور اس کی تفسیر وتدریس بھی آپ کا خصوصی طرۂ امتیاز رہا۔پاکستان بھر سے علماء وطلباء آپ کے حلقہ درس میں بڑی دلجمعی اور شوق وذوق سے کھچے چلے آتے۔اس کے علاوہ آپ روحانی سلسلہ کے بھی بڑے پیر ومرشد تھے۔ہزاروں افراد اس منبع ہدایت سے اپنی پیاس بجھانے اور اپنے مردہ دلوں کی کھیتیاں آباد کرانے کیلئے آپ کے خانوادہ پر تشریف لاتے۔

ہجوم کیوں زیادہ ہے شراب خانے میں　　فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

تواضع' انکساری اور بے نفسی آپ کی شخصیت کے نمایاں اوصاف تھے' مہمان نوازی کی صفت سے بھی اللہ نے آپ کو خوب متصف فرمایا۔آپ کی اولاد واحفاد ودیگر صاحبزادگان کو اللہ نے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمایا ہے۔خصوصاً